السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک عورت نے رمی جمار کے علاوہ تمام مناسک حج ادا کرتے ہوئے حج کیا اوراس نے رمی جمار کے لیے کسی کو اپنا وکیل بنا دیا کیونکہ اس کے پس چھوٹا بچہ ہے اوریہ بات بھی معلوم رہے کہ یہ اس کا فرض حج ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب عورت کے پاس کوئی نہ ہو جو اس کے بچے کی نگہداشت کرنے کے لیے اس کے پاس رہ سکے تو اس پر کسی سے رمی کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جب بچے کی نگرانی کرنے والا کوئی میسر ہو تو اس کے لیے کسی سے رمی کروانا حلال نہیں ہے خواہ اس کا یہ حج فرض ہو یا نفل ۔ (فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمۃ اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر313

محدث فتویٰ